

الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِالْإِيلِ وَ

النَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ

عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

يَحْزَنُونَ ﴿٢٤٣﴾

جو لوگ اپنے مال دن رات خاموشی
سے بھی اور علانیہ بھی خرچ کرتے ہیں
وہ اپنے پروردگار کے پاس اپنا ثواب
پائیں گے ، اور نہ انہیں کوئی خوف لاحق
ہوگا ، نہ کوئی غم پہنچے گا ۔

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا
 كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ
 مِنَ الْمَسِّ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا
 الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا ۚ وَأَحَلَّ اللَّهُ
 الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا ۚ فَمَنْ جَاءَهُ
 مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَبِّهِ فَاتَّقَهَا ۚ فَلَهُ مَا
 سَلَفَ ۚ وَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ ۚ وَمَنْ عَادَ
 فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا
 خَالِدُونَ ﴿٢٤٥﴾

جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قیامت میں) اٹھیں گے تو اس شخص کی طرح اٹھیں گے جسے شیطان نے چھو کر پاگل بنا دیا ہو۔ یہ اس لیے ہوگا کہ انہوں نے کہا تھا کہ : بیع بھی تو سود ہی کی طرح ہوتی ہے۔ (۱۸۴) حالانکہ اللہ نے بیع کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔ لہذا جس شخص کے پاس اس کے پروردگار کی طرف سے نصیحت آگئی اور وہ (سودی معاملات سے) باز آگیا تو ماضی میں جو کچھ ہوا وہ اسی کا ہے۔ (۱۸۵) اور اس (کی باطنی کیفیت) کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے۔ اور جس شخص نے لوٹ کر پھر وہی کام کیا (۱۸۶) تو ایسے لوگ دوزخی ہیں۔ وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔

184: سود یا ربا ہر اس زیادہ رقم کو کہا جاتا ہے جو کسی قرض پر ملے کر کے وصول کی جائے، مشرکین کا کہنا تھا کہ جس طرح ہم کوئی سامان فروخت کر کے نفع کماتے ہیں اور اس کو شریعت نے حلال قرار دیا ہے، اسی طرح اگر قرض دے کر کوئی نفع کمائیں تو کیا حرج ہے؟ ان کے اس اعتراض کا جواب تو یہ تھا کہ سامان تجارت کا تو مقصد ہی یہ ہے کہ اسے بیچ کر نفع کمایا جائے، لیکن نقدی اس کام کے لئے نہیں بنائی گئی کہ اسے سامان تجارت بنا کر اس سے نفع کمایا جائے، وہ تو ایک تبادلے کا ذریعہ ہے؛ تاکہ اس کے ذریعہ اشیائے ضرورت خریدی اور بیچی جاسکیں، نقدی کا نقدی سے تبادلہ کر کے اسے بذات خود نفع کمانے کا ذریعہ بنالیا جائے تو اس سے بے شمار مفاسد پیدا ہوتے ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے یہاں بیچ اور سود کے درمیان فرق کی تفصیل بیان کرنے کے بجائے ایک حاکمانہ جواب دیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے بیچ کو حلال اور سود کو حرام قرار دے دیا ہے تو ایک بندے کا کام یہ نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس حکم کی حکمت اور اس کا فلسفہ پوچھتا پھرے اور گویا عملاً یہ کہے کہ جب تک مجھے اس کا فلسفہ سمجھ میں نہیں آجائے گا میں اس حکم پر عمل نہیں کروں گا، واقعہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہر حکم میں یقیناً کوئی نہ کوئی حکمت ضرور ہوتی ہے؛ لیکن ضروری نہیں کہ وہ ہر شخص کی سمجھ میں بھی آجائے، لہذا اگر اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے تو پہلے اس کے ہر حکم پر تسلیم ختم کرنا چاہئے، اس کے بعد اگر کوئی شخص اس پر مزید اطمینان کے لئے حکمت اور فلسفہ سمجھنے کی کوشش کرے تو کوئی حرج نہیں؛ لیکن اس پر اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کو موقوف رکھنا ایک مومن کا طرز عمل نہیں۔ 185: مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں نے سود کی حرمت نازل ہونے سے پہلے لوگوں سے سود وصول کیا ہے، چونکہ اس وقت تک سود کے حرام ہونے کا اعلان نہیں ہوا تھا اس لئے وہ پچھلے معاملات معاف ہیں، اور ان کے ذریعے جو رقمیں وصول کی گئی ہیں وہ واپس کرنے کی ضرورت نہیں، البتہ حرمت کے اعلان کے وقت جو سود کسی پر واجب الادا ہو وہ لینا جائز نہیں ہوگا؛ بلکہ اسے چھوڑنا ہوگا جیسا کہ آیت نمبر 278 میں حکم دیا گیا ہے۔ 186: یعنی جن لوگوں نے حرمت سودی کو تسلیم نہ کیا اور وہی اعتراض کرتے رہے کہ بیچ اور سود میں کوئی فرق نہیں، وہ کافر ہونے کی وجہ سے ابدی عذاب کے مستحق ہوں گے۔ فیصلہ۔

يَسْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرِي الصَّدَقَاتِ ط وَ

اللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ ﴿٢٤٦﴾

اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو
بڑھاتا ہے۔ اور اللہ ہر اس شخص کو
ناپسند کرتا ہے جو ناشکرا گنہگار ہو۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ لَهُمْ

أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ^ج وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٢٤٤﴾

- (ہاں) وہ لوگ جو ایمان لائیں ،
نیک عمل کریں ، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ
ادا کریں وہ اپنے رب کے پاس اپنے اجر
کے مستحق ہوں گے ؛ نہ انہیں کوئی خوف
لاحق ہوگا ، نہ کوئی غم پہنچے گا ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا

مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ



اے ایمان والو ! اللہ سے ڈرو اور اگر تم

واقعہ مومن ہو تو سود کا جو حصہ بھی

(کسی کے ذمے) باقی رہ گیا ہو اسے

چھوڑ دو ۔

فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ

اللَّهِ وَرَسُولِهِ ؕ وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ

رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ ؕ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا

تُظْلَمُونَ ﴿٢٤٩﴾

پھر بھی اگر تم ایسا نہ کرو گے تو اللہ اور
اس کے رسول کی طرف سے اعلان جنگ
سن لو۔ اور اگر تم (سود سے) توبہ
کرو تو تمہارا اصل سرمایہ تمہارا حق ہے۔
نہ تم کسی پر ظلم کرو، نہ تم پر ظلم کیا
جائے۔

وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ

مَيْسَرَةٍ ^ط وَأَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ

كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٢٨٠﴾

اور اگر کوئی تنگدست (قرض دار) ہو
تو اس کا ہاتھ کھلنے تک مہلت دینی
ہے ۔ اور صدقہ ہی کردو تو یہ تمہارے
حق میں کہیں زیادہ بہتر ہے ، بشرطیکہ
تم کو سمجھ ہو ۔

وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ^{تَعْلَمُ}

ثُمَّ تُوفَى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا

يُظْلَمُونَ ﴿٢٨١﴾ ع

اور ڈرو اس دن سے جب تم سب اللہ
کے پاس لوٹ کر جاؤ گے ، پھر ہر ہر
شخص کو جو کچھ اس نے کمایا ہے پورا پورا
دیا جائے گا ، اور ان پر کوئی ظلم نہیں
ہوگا ۔